65506 ـ لوگوں کو مسجد میں آنے کی حرص پر مسجد میں مرد و عورت کے اختلاط کی اجازت دینا

سوال

ہماری مسجد میں ماہ رمضان المبارک میں افطاری سے کچھ دیر قبل مرد و عورت کا اختلاط پیدا ہو جاتا ہے، اور یہ سلسلہ كئی برسوں سے جاری ہے، مسجد کے ذمہ داران دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کرنے دیں تو وہ مسجد نہیں آیا کرینگے.
اس کے علاوہ بھی تراویح میں كئی ایك بدعات کی جاتی ہیں مثلا ہر چار رکعت کے بعد اللہ کی تسبیح کی جاتی ہے، آپ اس سلسلہ کو صحیح کرنے کے لیے ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مردوں اور عورتوں کا اختلاط حرام ہے، کیونکہ یہ بہت ساری برائیوں اور غلط و حرام کاموں کا باعث بنتا ہے، اس کی حرمت کے دلائل سوال نمبر (1200) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

جب مرد و عورت کا اختلاط عام اوقات اور جگہوں پر حرام ہے تو پھر یہ اختلاط خاص کر مساجد اور رمضان المبارک میں تو اور بھی زیادہ شدید حرام ہو گا، کیونکہ شریعت اسلامیہ نے مسجد تو حفظ دین اور دین کی نشر و اشاعت کے لیے بنائی ہے، اور لوگوں کو خیر و بھلائی کی طرف بلانے اور انہیں فتنہ و فساد اور بغاوت سے منع کرنے کے لیے بنائی ہے، اور پھر یہ اختلاط تو روزے کی حکمت کے بھی منافی ہے کیونکہ روزے سے تقوی و پرہیزگاری حاصل ہوتی ہے، اور اپنی خواہشات کے اسباب سے اجتناب کرنے کا حکم ہے.

لہذا سب مسجد والوں پر بلکہ اس کے سب ذمہ داران پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اس برائی کو روکیں اور اسے ختم کرنے کی کوشش کریں.

کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس برائی کے جواز یا پھر اس برائی سے سکوت اختیار کرنے کے لیے یہ دلیل دے کہ مرد و عورت کو اختلاط سے روکنے کی بنا پر لوگ مسجد میں نہیں آئینگے اس کی یہ دلیل كئی ایك وجوہات کی بنا پر مردود ہے قابل قبول نہیں:

پہلی وجہ:

برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے باوجود برائی سے منع نہ کرنا اور اسے نہ روکنا گناہ کا باعث بنتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو وہ اسے اپنے دل سے روکے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (48).

اور کوئی بھی عقل و دانش والا شخص اس پر راضی نہیں ہوتا کہ اس کا مسجد جانا گناہ میں پڑنے کا باعث و سبب ہو.

دوسری وجہ:

مسجد کا سب سے اہم ترین دور یہ ہے کہ لوگوں کو خیر و بھلائی کی دعوت دی جائے، اور انہیں برائی سے روکا جائے، اس لیے مسجد کے ذمہ داران حضرات پر واجب تھا کہ وہ لوگوں کے سامنے اختلاط کے نقصانات اور اس کی حرمت واضح کرتے اور انہیں ایسا کرنے سے روکیں.

تیسری وجہ:

یہ کہنا کہ ایسا کرنے سے یہ لوگ مسجد میں نہیں آئینگے یہ صرف گمان اور خیال ہی ہے، اور اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو اہل علم کا فیصلہ ہے کہ فساد و خرابی کو دور کرنا جلب نفع پر مقدم ہو گا.

چوتھی وجہ:

افطاری سے قبل عورتوں کے جمع ہونے کے لیے کوئی جگہ مخصوص کرنا ممکن ہے، چاہے مسجد کے ایك کونے میں پردہ لگا کر یا پھر مسجد کے باہر خیمہ لگا کر انتظام ہو سکتا ہے، اور ان کے لیے وہاں اچھے پروگرام پیش کیے جا سکتے ہیں اور انہیں اچھے کام کی راہنمائی کی جاسکتی ہے، جس کا اہتمام بھی عورتیں ہی کریں.

پانچویں وجہ:

دعوت دینے والے داعی کو فی الواقع موثر ہونا چاہیے اور اسے اصلاح کی کوشش و جدوجھد کرنی چاہیے، نہ کہ وہ خود متاثر ہو کر دعوت ہی چھوڑ دے یا پھر وہ اس کے جواز اور اس سے بری ہونے کے حیلے بہانے تلاش کرتا

پھرے.

اختلاط ايك ايسى مشكل ہے جو دين اور شريعت اسلاميہ سے دورى كى بنا پر پيدا ہوئى ہے، اس ليے اس كور وكنے كے ليے پورى سعى و كوشش صرف كرنى چاہيے، اور اس كو جڑ سے ختم كرنے ميں پورى طاقت صرف كى جائے، اور اگر اس كو روكنے كے ليے اللہ كے گھروں مساجد سے پہلا قدم نہيں اٹھے گا تو پھر كہاں سے ؟

آپ كے ليے ممكن ہے كہ آپ اپنے ساتھ كچھ صالح اور علم ركھنے افراد كو ملا كر مسجد كے ذمہ داران كو مطمئن كرنے كى كوشش كريں اور اس مشكل كے حل كے ليے ان كا تعاون كرتے ہوئے عورتوں كے جمع ہونے كے ليے ايك عليحدہ جگہ كا انتظام كرنے ميں مدد كريں اور عورتوں كے نفع مند پروگرام ترتيب ديں.

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كى كوشش و جھد كو كاميابى سے نوازے اور آپ كو توفيق نصيب فرمائے.

دوم:

اور نماز تروايح كى ہر چار ركعت ادا كرنے كے بعد ان كا تسبيح كرنے كے متعلق تفصيلى بيان سوال نمبر (50718) كے جواب ميں گزر چكا ہے اس كا مطالعہ ضرور كريں، اس ميں بيان ہوا ہے كہ يہ بدعت ہے اس كو ترك كرنا ضرورى ہے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

تراويح كى ركعات كے دوران بلند آواز سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر درود اور صحابہ كرام كے ليے رضى اللہ عنہم كہنے كا حكم كيا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" ہمارے علم كے مطابق تو اس كى كوئى اصل نہيں اور نہ ہى اس كى كوئى دليل ملتى ہے، بلكہ يہ نئى ايجاد كردہ بدعت ہے اس ليے اسے ترك كرنا واجب ہے، كيونكہ اس امت كے آخرى لوگ بھى وہى كام كر كے اپنى اصلاح كر سكتے ہيں جس پر چل كر اس امت كے پہلے لوگ كامياب ہوئے اور اصلاح كى، اور وہ كتاب و سنت پر عمل ہے، اور جس پر سلف امت كا عمل تھا اس كى مخالفت كرنے سے اجتناب كرنا چاہيے " انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (11 / 369).

واللہ اعلم .